أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
Teach Me Islam Program Series

GIFT
NOT FOR SALE

کفن دفن وجنازہ

إعداد

الشيخ عبد العزيز بن أحمد العمير

قاضی محکمہ کبری۔ قطیف

ترجمہ

عبد الہادی عبد الخالق مدنی

Urdu

Printed on account of

Saleh Abdulaziz Al Rajhi Endowment Management

(May God bestow mercy on him ,his offspring and all Moslems)

ARABIAN PRINTING & PUBLISHING HOUSE www.rajhiawqaf.org

اللغة الأوردو Urdu

أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
سلسلة برنامج علمني الإسلام

تجهيز الميت

إعداد

الشيخ عبد العزيز بن أحمد العمير

ترجمة

عبد الهادي عبد الخالق مدني

أوردو

يوزع مجاناً ولا يباع

طبع على نفقة

إدارة أوقاف صالح عبد العزيز الراجحي

(غفر الله له ولوالديه ولذريته ولجميع المسلمين)

www.rajhiawqaf.org

Urdu اللغة الأوردو

تجهيز الميت

میت کی تجہیز و تکفین کے مسائل

إعداد

الشيخ عبد العزيز بن أحمد العمير

قاضی محکمہ کبری۔ قطیف

ترجمہ

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

تحت إشراف

إدارة البحوث والترجمة

مكتب توعية الجاليات بالأحساء

ⓗ المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالأحساء ، ١٤٢٤هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

توعية الجاليات بالأحساء

تجهيز الميت – الأحساء ، ١٤٢٤هـ

١٦ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : ٣ – ١ – ٩٣٩٤ – ٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١– الجنائز أ– العنوان

ديوي ٢٥٢,٩ ١٤٢٤/٥٨٤٣

رقم الايداع: ١٤٢٤/٥٨٤٣

ردمك: ٣–١–٩٣٩٤–٩٩٦٠

حقوق الطبع محفوظة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میت کی تجہیز و تکفین کے مسائل

میت کو غسل دینے کی فضیلت

ابورافع ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان (میت) کو غسل دیا اور اس کی عیب پوشی کی تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے''۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: ''اپنے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ ابھی وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے''۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اور جس نے اسے کفن پہنایا اللہ تعالی بروز قیامت اسے جنت کے موٹے اور باریک ریشم کے لباس پہنائے گا۔ اور جس نے اس کے لئے قبر کھودی اور اس میں دفن کیا اللہ تعالی اس کے لئے روز قیامت تک ایک گھر میں رہائش دینے کا ثواب جاری فرمائے گا''۔

(حدیث صحیح ہے، حاکم (۱/۳۵۴) اور بیہقی (۳/۳۹۵) نے اس کی تخریج کی ہے۔)

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وبعد:
موت تمام مخلوقات کے لئے ایک یقینی فیصلہ اور تقدیر کا نوشتہ ہے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے: إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُون (زمر/۳۰) [یقیناً آپ مرنے والے ہیں اور بے شک وہ سب مرنے والے ہیں]۔ اللہ تعالی کے نزدیک ایک مسلمان جان کی عزت واحترام کی وجہ سے شریعت نے انسانی جسم سے روح کی جدائی کے بعد واجب ہونے والے حقوق متعین کئے۔ لوگوں کو یہ حقوق جاننے کی شدید ضرورت ہے، اسی بنا پر احساء اسلامک سینٹر کے قابل قدر بھائیوں نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ ایک ایسا مختصر کتابچہ تیار کردوں جو روح قبض کرنے کے لئے فرشتہ کے نازل ہونے سے لے کر تدفین اور لاش کو مٹی میں چھپانے تک جنازہ کے جملہ اہم احکام ومسائل پر مشتمل ہو۔ چنانچہ میں نے یہ مختصر رسالہ ترتیب دیا، اور اختصار کی غرض سے فقہی مسائل کو نکات کی شکل میں دلیل ذکر کئے بغیر پیش کردیا کیونکہ اس کا محل اہل علم کی مطول کتابیں ہیں۔ اب یہاں سے مسائل کا بیان شروع ہوتا ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖

جب موت کا فرشتہ کسی انسان کی روح قبض کرنے کے لئے نازل ہوتو اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کے لئے مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

۱۔ پانی یا کسی مشروب سے جانکنی میں مبتلا شخص کا حلق تر کرنا اور روئی وغیرہ سے اس کے دونوں ہونٹوں کو تر کرنا۔

۲۔ اسے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا اور اگر وہ پڑھ لے تو ایک بار کی تلقین پر اکتفا کریں۔ تلقین نرمی اور محبت کے ساتھ ہونی چاہیے۔

۳۔ جانکنی میں مبتلا شخص کو اس کے داہنے پہلو پر کر کے قبلہ رخ کر دیا جائے اور سر کو تھوڑا اوپر کر دیا جائے تا کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے۔

روح نکل جانے کے بعد اگلے کام مسنون ہیں:

الف. اس کی دونوں آنکھوں کو بند کر دینا اور اس وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰه کہنا

ب. اس کے دونوں جبڑوں کو کسی پٹی سے سر کے اوپر سے لے کر باندھ دینا تا کہ منہ کھلا نہ رہے. جس سے کیڑے مکوڑے داخل ہو سکیں۔

ج. جوڑوں کو نرم کرنا تا کہ غسل دینا آسان ہو سکے۔

د. اس کے پیٹ پر کوئی وزنی چیز رکھ دینا تا کہ پھولنے نہ پائے۔

ھ. اس کی تکفین و تدفین، وصیت کی تنفیذ اور قرضوں کی ادائیگی میں جلدی کرنا

میت کی تجہیز وتکفین

الف۔ غسل دینا

ا۔افضل یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے لئے کسی ایسے ثقہ (معتبر) شخص کو منتخب کیا جائے جو غسل کے مسائل جانتا ہو۔

۲۔پاک، جائز، مناسب گرم پانی تیار کرنا۔

۳۔میت کے کپڑے اتارنا البتہ اس کی ستر ڈھانکنا لازم ہے، دس سال اور اس سے زائد عمر کے لوگوں کی ستر ناف سے گھٹنے تک ہے، سات سے دس سال کی عمر تک صرف اگلی اور پچھلی شرمگاہیں ستر ہیں، سات سے کم عمر میں ستر کوئی چیز نہیں۔

۴۔غسل دینے والا گود لینے کی طرح میت کا سر نرمی سے اپنی نشست کے قریب تک اٹھائے اور نرمی کے ساتھ اس کا پیٹ دبائے تا کہ فضلات باہر نکل جائیں۔

۵۔میت کے پیٹ سے نکلنے والے فضلات پر زیادہ سے زیادہ پانی بہائے، نیز نکلنے والے فضلات کی بدبو کی تکلیف سے بچنے کے لئے وہاں خوشبو کا انتظام رہے۔

۶۔اس کے بعد غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر ایک کپڑا لپیٹ لے اور اس سے میت کی اگلی پچھلی شرمگاہوں نیز بدن کے ان حصوں کو صاف کر لے جن پر نجاست لگ گئی ہو۔

۷۔غسل دینے والا میت کو غسل دینے کی نیت کرے کیونکہ یہ طہارت تعبدی ہے۔

۸۔پھر لازمی طور پر بسم اللہ پڑھے البتہ بھول جانے پر معاف ہے۔

۹۔میت کی دونوں ہتھیلیاں تین بار دھوئے پھر اسے مکمل وضو کرائے البتہ میت کے منہ یا ناک میں پانی داخل کرنے کی بجائے اپنے انگوٹھے اور اپنی شہادت کی انگلی پر کھردرا کپڑا لپیٹ کر اور اسے پانی سے تر کر کے میت کے دونوں ہونٹوں کے بیچ داخل کرے اور اس کے دانتوں پر پھیرے پھر انھیں اس کی ناک کے دونوں بانسوں میں داخل کر کے ناک صاف کرے تا کہ یہ عمل وضو کے اندر کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کے قائم مقام ہو جائے۔

۱۰۔پھر پانی اور بیر کی پتی ایک ساتھ ملا لے اور ملائی ہوئی بیر کی پتیوں کا جھاگ لے کر میت کا سر اور داڑھی دھوئے پھر میت کے داہنے پہلو کو غسل دے پھر بائیں پہلو کو، پھر اس کے پورے بدن پر پانی ڈالے تا کہ غسل مکمل ہو جائے اور ایسا تین بار دہرائے۔

۱۱۔تین بار غسل دے دینے کے بعد اگر میت سے نجاست نکلتی ہے تو لازمی طور پر میت کو دوبارہ وضو کرائے۔

۱۲۔ تین بار غسل دینے سے اگر میت کی صفائی مکمل نہ ہو تو صفائی کی خاطر سات بار تک غسل دیا جائے۔

۱۳۔ مستحب یہ ہے کہ آخری بار غسل دیتے ہوئے کافور اور بیر کی پتی کا استعمال کیا جائے البتہ حالت احرام میں وفات پانے والے کو کافور نیز دیگر تمام خوشبوؤں سے بچایا جائے گا۔

۱۴۔ اگر میت عورت ہے تو مسنون یہ ہے کہ اس کے بالوں کو تین چوٹیوں کی صورت میں بٹ دیا جائے۔

۱۵۔ اگر میت کا انتقال حالت احرام میں نہیں ہوا ہے تو اس کی مونچھیں کترنے، اس کے طویل ناخن کاٹنے اور اس کے بغل کے بال صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ ان چیزوں کو اس کے جسم سے الگ ہو جانے والے کسی عضو کی طرح اس کے ساتھ ہی دفن کر دیا جائے۔

ب۔ تکفین

۱۔ مرد کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دینا مسنون ہے اور عورت کو پانچ سفید سوتی کپڑوں میں کفن دینا مستحب ہے یعنی ازار، دوپٹہ، قمیص اور دولفافے۔

۲۔ لفافوں پر عرق گلاب وغیرہ چھڑکنے کے بعد خوشبو کی دھونی دیں تا کہ خوشبودار دھوئیں اس سے چمٹ جائیں۔

۳۔ایک لفافہ دوسرے لفافے کے اوپر بچھا دیا جائے اور لفافوں کے درمیان حنوط لگا دیا جائے۔ [حنوط کئی خوشبوؤں سے مرکب ایک خوشبو کا نام ہے جو خصوصی طور پر میت کے لئے بنایا جاتا ہے]

۴۔میت کو لفافوں پر چت لٹا دیا جائے اور روئی کے ایک گالے میں حنوط لگا کر اس کے دونوں سرینوں کے درمیان رکھ دے اور کنارے پھٹے ہوئے ایک کپڑے سے اس روئی کو باندھ دے۔

۵۔ روئی کے گالے میں حنوط لگا کر میت کے چہرے کی سوراخوں (آنکھوں، ناک کے بانسوں، دونوں کانوں اور منہ) میں رکھ دے نیز سجدے کی جگہوں، داڑھی، دونوں ہاتھوں، پیشانی، ناک، پیروں کے کنارے، گھٹنے کا موڑ، دونوں بغل کے نیچے اور ناف میں رکھ دے۔

۶۔ پھر اس کے بعد میت کو لفافوں میں لپیٹ دے، اوپری لفافہ جو میت کے جسم سے لگا ہوا ہے اسے بائیں جانب سے اٹھا کر میت کے داہنے پہلو پر ڈال دے پھر اس کے دائیں جانب کو لے کر بائیں پہلو پر ڈال دے پھر دوسرے اور تیسرے لفافہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ کرے۔

۷۔پھر ان لفافوں کو کفن پر باندھ دیا جائے اور قبر ہی میں کھولا جائے۔

ج۔صلاۃ جنازہ

۱۔امام صلاۃ جنازہ کے لئے لوگوں کی صف بندی کرے نیز صفوں کو ٹھیک اور درست کرے جیسا کہ صلاۃ باجماعت کے لئے صف بندی کرتا ہے۔

۲۔امام مرد کے سرھانے اور عورت کے درمیان میں کھڑا ہو۔

۳۔پھر چار تکبیریں کہے، ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے، پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے، اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملانا مسنون ہے، پھر دوسری تکبیر کہہ کر نبی ﷺ پر اسی طرح درود پڑھے جس طرح تشہد اخیر میں پڑھا جاتا ہے، پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لئے دعا کرے پھر چوتھی تکبیر کہے اور اگر چاہے تو میت کے لئے دعا کرے ورنہ تھوڑی دیر خاموش رہ کر اپنے دائیں جانب سلام پھیر دے اور اگر چاہے تو بائیں بھی سلام پھیر سکتا ہے۔

۴۔صلاۃ جنازہ میں چار تکبیریں ہی مشہور ہیں اور یہی جمہور اہل علم کی رائے ہے، اگر کوئی چار سے زیادہ تکبیریں کہے تو کوئی حرج نہیں، پانچ یا چھ یا سات تکبیریں کہی جاسکتی ہیں۔

۵۔جس سے صلاۃ جنازہ کا کچھ حصہ چھوٹ جائے تو وہ تکبیر کہہ کر جنازہ میں شامل ہوجائے پھر امام کے سلام پھیر لینے کے بعد فوت شدہ تکبیروں کی قضا کرے جیسا کہ دیگر صلاتوں میں کیا جاتا ہے۔

۶۔دفن کے بعد قبر پر صلاۃ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

ے۔ تین اوقات میں صلاۃ جنازہ ممنوع ہے:

(۱)۔ سورج طلوع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک ۔ سورج کی ٹکیہ کا کچھ حصہ ظاہر ہونے سے یہ وقت شروع ہوتا ہے اور ایک نیزہ بلند ہونے تک جاری رہتا ہے۔

(۲)۔ سورج بیچ آسمان میں قائم ہونے سے لے کر ڈھل جانے تک۔

(۳)۔ سورج غروب ہونے کے وقت سے لے کر مکمل ڈوب جانے تک۔

د۔ صلاۃ جنازہ کی نبی ﷺ سے ثابت دعائیں:

ا۔اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْراً مِّنْ أَهْلِهِ وَ زَوْجاً خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

(اے الٰہی تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے درگذر کردے اور اس کا ٹھکانا اچھا بنا، اس کی قبر کو کشادہ کردے اور اس کی خطاؤں کو پانی، برف اور اولے سے دھل دے اور اسے غلطیوں سے ایسے ہی پاک وصاف

کردے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اور اس کو اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔

[یہ حدیث صحیح مسلم (۵۹/۳) اور سنن نسائی (۲۷۱/۱) میں عوف بن مالک ﷺ سے مروی ہے]

۲۔اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَىٰ الْاَسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَىٰ الْاَيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

(الٰہی! ہمارے زندہ ومردہ، موجود وغائب، ہمارے چھوٹے وبڑے اور ہمارے مرد وعورت کو بخشش عطا فرما، اے میرے مولیٰ! ہم میں جس کو زندہ رکھ اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے، اے الٰہی! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور نہ ہی اس کے بعد ہمیں گمراہ کر)۔

[یہ حدیث ابن ماجہ (۴۵۶/۱) اور بیہقی (۴۱/۴) میں ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے]

۳۔اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، پس اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا، تو وفا اور حق والا ہے، اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اور اس پر رحم کر، یقیناً تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے]

[یہ حدیث ابوداود (۲۱۱/۳) اور ابن ماجہ (۴۵۶/۱) میں واثلہ بن اسقع ﷺ سے مروی ہے]

۴۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْأَسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَ عَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَآءَ لَهُ فَاغْفِرْ لَهُ

(اے اللہ! تو ہی اس کا رب ہے، اور تو نے ہی اسے پیدا کیا ہے اور تو نے ہی اسے اسلام کی ہدایت دی ہے اور تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے اور تو ہی اس کی خلوت وجلوت کو خوب جانتا ہے، ہم اس کے سفارشی بن کے آئے ہیں تو اس کی مغفرت فرما]

[یہ حدیث ابوداود (۲۱۰/۳) اور احمد (۲۵۶/۲، ۳۴۵) میں ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی علی بن شماخ ہے جس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے اور سند کے باقی لوگ ثقہ ہیں]

۵۔ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احْتَاجَ إِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئاً فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

(اے اللہ! تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو

اس کے عذاب سے بے نیاز ہے، اگر وہ نیکوکار ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر وہ گنہگار ہے تو اسے معاف کر دے]۔

[اس حدیث کو حاکم نے (۱/۳۵۹) یزید بن رکانہ بن مطلب سے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے نیز ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔]

۶۔ اگر بچہ کی میت ہے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ سَلَفاً وَّ فَرَطاً وَّ أَجْراً (بیہقی)

[اے اللہ! اسے ہمارے لئے پیشرو، پہلے پہنچ کر مہمانی تیار کرنے والا اور باعث اجر بنا دے]۔

[صحیح بخاری (۱/۴۰۹) میں حسن رحمہ اللہ کا یہ قول مروی ہے کہ بچہ پر سورہ فاتحہ اور یہ دعا پڑھی جائے گی]

(یا نمبر ۲ میں مذکور دعا پڑھے)

ھ۔ دفن

۱۔ رات میں دفن کرنا جائز ہے لیکن ان تین اوقات میں جن میں صلاۃ ادا کرنا ممنوع ہے دفن کرنا بھی ممنوع ہے۔ ان اوقات کا بیان پہلے گذر چکا ہے۔

۲۔ قبر گہری کھودنا مسنون ہے، لحد والی قبر شق والی سے افضل ہے۔ [لحد وہ قبر ہے جس میں قبلہ کی جانب بغلی گڑھا کھود کر میت کو دفن کیا جاتا ہے اور شق وہ سیدھی قبر ہے جس کے درمیان میں ہی میت کو رکھ دیا جاتا ہے]

میت کو دفن کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلَیٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰہ

ﷺ (اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر) میت کو قبلہ رخ کر کے اس کے دائیں پہلو پر لٹا دیا جائے اور اس کا چہرہ نہ کھولا جائے البتہ اگر اس کی وفات حالت احرام میں ہوئی ہو تو چہرہ کھلا رکھا جائے گا، پھر اس پر کچی اینٹیں نصب کر دی جائیں پھر اس پر ہاتھ سے تین تین لپ مٹی ڈال کر دفن کر دیا جائے اور پھر اس پر پوری مٹی ڈال دی جائے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت اونچا کر دیا جائے اور قبر پر پانی چھڑک دیا جائے۔

۳۔ قبر پر تعمیر کرنا، اسے چونا گچ کرنا، اسے روندنا، اس کے پاس صلاۃ پڑھنا، اسے مسجد بنالینا، اس سے تبرک لینا اور اس پر برکت وثواب کی نیت سے ہاتھ پھیرنا حرام ہے۔

۴۔ قبر کی پہچان کے لئے کوئی نشان رکھنا جائز ہے لیکن کتبہ ناجائز ہے خواہ حروف لکھے جائیں یا فقط گنتیاں۔

۵۔ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس ٹھہر کر اس کے لئے ثابت قدمی اور مغفرت کی دعا کرنا مشروع ہے۔

[الدروس المھمۃ لعامۃ الأمۃ لسماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ص ۲۹۔ اس موضوع پر باتصویر تفصیل کے لئے شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ الغیث کی کتاب الوجازۃ فی تجہیز الجنازۃ کی طرف رجوع کیا جائے۔]

تعزیت کے عمومی مسائل:

۱۔ مصیبت پر ثابت قدمی، صبر اور اللہ کے فیصلہ پر رضا مطلوب ہے۔

۲۔ میت پر غمزدہ ہونے اور آنکھوں سے آنسو بہا کر رونے میں کوئی حرج نہیں البتہ نوحہ کرنا، گریبان پھاڑنا، گالوں پر طمانچے مارنا اور جاہلیت جیسی چیخ و پکار کرنا حرام ہے۔

۳۔ مصیبت زدہ مسلمان کی تعزیت کرنا مستحب ہے، تعزیت کرتے ہوئے یہ کہا جائے: أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَآءَكَ وَ غَفَرَ لِمَيِّتِكَ وَإِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطىٰ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى

(اللہ تعالی تمھیں اجر عظیم دے اور تمھیں بہت اچھی تسلی عطا فرمائے اور تمھارے میت کو بخشے۔ اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور اس کے پاس ہر چیز مقرر وقت کے ساتھ ہے)

اور جس کی تعزیت کی جارہی ہے وہ جواب میں یہ کہے: اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَآءَكَ وَرَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكَ

(اللہ آپ کی دعا قبول فرمائے اور اللہ تعالی ہم پر اور آپ پر رحم فرمائے)

توفیق اللہ کے ہاتھ ہے وہی سیدھی راہ کی ہدایت سے نوازنے والا ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم